محمد اسحاق بھٹی

# ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَی النَّاسِ تَرُدُّہُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ۔

(صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ۔ باب قول اللہ تعالیٰ لا یسئلون الناس الحافا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسکین وہ نہیں جو لوگوں کے دروازوں کے چکر لگاتا ہے اور روٹی کے ایک یا دو لقموں یا دو ایک کھجوروں کا لالچ اسے اِدھر سے اُدھر گھماتا رہتا ہے، بلکہ مسکین وہ ہے جو اپنے پاس کوئی ایسی چیز نہیں رکھتا جو اسے غنی کردے، نہ کسی کو اس کی مالی حالت کا علم ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ مانگنے کی غرض سے لوگوں کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مسکین کسے کہا جاتا ہے اور اس لفظ کا اطلاق شرعی نقطۂ نظر سے کس شخص پر ہوتا ہے۔ عام طور پر ہر مانگنے والے کو اور کاسۂ گدائی ہاتھ میں لے کر ہر شخص کے آگے کر دینے والے کو اور لوگوں کے دروازوں پر جا کر دستِ سوال دراز کرنے والے کو "مسکین" کہا جاتا ہے۔ کسی نے روٹی کا ٹکڑا دے دیا، کسی نے کشکول میں آٹا ڈال دیا، اور کسی نے آنہ دو آنے دے دیے، کیوں کہ ان کے نزدیک یہ مسکین ہے، غربت کا مارا ہوا ہے اور اس کی امداد کرنا ضروری ہے۔ حالاں کہ حدیث کی رو سے یہ مسکین نہیں ہے، پیشہ ور گداگر ہے، اس کو صدقہ دینا اور مستحق امداد سمجھ کر اس کی مالی مدد کرنا جائز نہیں۔ اسی لیے مشکوٰۃ میں یہ حدیث "باب من لا تحل لہ الصدقۃ" میں درج کی گئی ہے، یعنی ایسے شخص کا شمار ان لوگوں میں کیا گیا ہے جو صدقے کا استحقاق نہیں رکھتے۔ ان لوگوں نے مانگنے کو آمدنی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اس قسم کے لوگوں کو کچھ دینے سے گداگری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے، جب کہ معاشرتی طور سے اس کو ختم کرنا ضروری ہے۔ گداگروں کا گروہ معاشرے پر بوجھ ہے اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ان میں سے ہر شخص اچھی خاصی رقم کا مالک ہوتا ہے۔ ان کے لیے کسی صورت میں "مسکین" کا

لفظ استعمال نہیں جا سکتا۔

اس کے برعکس شرعی لحاظ سے مسکین، اس شخص کو کہا جاتا ہے، جس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو، جو اس کی ضروریات کے لیے کفایت کر سکے، اور جو اس کو تنگ دستی کے دائرے سے نکال کر فراخ دستی اور مالی وسعت کے دائرے میں داخل کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ اس کی خودداریٔ نفس کا یہ عالم ہے کہ اس کی غربت و مسکنت اور مالی کمزوری کا کسی کو علم نہیں ہوتا کہ کوئی اس کی مالی امداد کر سکے اور نہ اس کو صدقات و خیرات کا مستحق سمجھ کر اُسے کوئی چیز بطور صدقہ دے سکے۔ یہ شخص اس قدر صابر و شاکر ہے کہ ہر حال میں اللہ پر توکل کرتا ہے اور کسی وقت بھی کسی کے سامنے دستِ طلب دراز نہیں کرتا، کسی سے کچھ نہیں مانگتا اور جو کچھ اللہ نے دے رکھا ہے، گزر اوقات کے لیے اسی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ للچائی ہوئی نظروں سے لوگوں کی طرف نہیں دیکھتا، وہ اس نیت سے کسی کے پاس نہیں جاتا کہ اس کی مدد کی جائے۔ اس کی غیرت، اس کو کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانے دیتی وہ غریب اور مستحق ہونے کے باوجود اپنی غربت کا اظہار نہیں کرتا، اس لیے لوگ اسے غریب نہیں سمجھتے اور وہ بے چارہ اپنی خودداری اور ظاہری رکھ رکھاؤ کی وجہ سے روز بروز مالی کمزوری کا شکار ہوتا جاتا ہے۔

قرآن اور حدیث کی رُو سے اصحابِ ثروت کا فرض ہے کہ اس قسم کے لوگوں کی تلاش میں رہیں، ان کی مدد کریں اور ان کو مالی پریشانیوں سے نجات دلائیں۔ وہ صرف انھی لوگوں کو صدقے کا مستحق نہ قرار دیں، جو اُن کا چلنا پھرنا دوبھر کر دیتے ہیں اور گھیرے میں لے کر ایک دوسرے سے آگے بڑھ بڑھ کر اپنا کشکول اس کے سامنے کرتے ہیں، بلکہ صدقے کے اصل مستحق وہ ہیں جو بے کاری کا شکار ہیں اور بھوک سے نڈھال ہیں، لیکن خاموشی کے ساتھ گھر میں بیٹھے ہیں اور مارے شرم کے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

---